# 1098- یهودی اور مسلمان اکٹھے اور سلامتی سے کیوں نہیں رہتے

## سوال

میں صرف تصحیح کی غرض سے بات کر رہا ہوں ۔
کہ کتاب مقدس (انجیل) کے مطابق کوئی ایسا ملک نہیں جس کا نام اسرائیل رکھا گیا ہو، بلکہ فلسطین ہے تو عرب اور یہودی دونوں سید ابراھیم علیہ السلام کی نسل سے ہیں اور حقیقتا بھائی ہیں تو پھر وہ اکٹھے ہو کر ایک ملک جسے فلسطین کہا جاتا ہے کیوں نہیں رہتے ؟

## پسندیدہ جواب

اس سوال کا جواب درج ذیل نقاط میں دینا ممکن ہے :

–اس میں کسی قسم کا کوئی شک شبہ نہیں کہ اللہ تعالی کے نبی ابراھیم علیہ السلام موحد اور ملت حنیفی پر تھے اور وہ کافروں اور مشرکوں میں سے نہیں تو یھودی اگرچہ ابراھیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں لیکن انہوں نے ملت ابراھیمی کی مخالفت کرتے ہوئے اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا شروع کر دیا ، اور یہ گمان کر بیٹھے کہ (نعوذ باللہ) عزیر علیہ السلام اللہ تعالی کے بیٹے ہیں
۔

اور یہ کہنے لگے کہ اللہ تعالی بخیل اور اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں ، اور یہ بھی کہا کہ اللہ تعالی کا فقیر اور ہم غنی ہیں ، اور یہ بھی کہا کہ اللہ تعالی نے جب آسمان وزمین کو چھ دنوں میں بنایا تو تھک گیا اور ہفتہ کے دن اس نے آرام کیا–اللہ تبارک وتعالی ان کے ان اقوال سے منزہ اور پاک و بلند ہے–اور انہوں نے اللہ تعالی کی صفات میں تشبیہ اختیار کی اور انبیاء کو قتل کیا ۔ ۔ ۔ الخ اور اسی طرح ان کی اور بھی خرافات اور انحراف ہیں ۔

–تو جب یہ افتراق اور اختلاف ثابت ہو چکا ہے تو مومن و موحد اور کافر مشرک کے درمیان کوئی اخوت اور بھائی چارہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے اپنے خلیل ابراھیم علیہ السلام کی سے کہا :

{(مسلمانوں) تمہارے لئے ابراھیم علیہ السلام میں اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں میں بہترین نمونہ ہے ، جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا یہ کہہ دیا کہ تم تو تم سے اور اللہ تعالی کے علاوہ تم جن جن کی عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں ، تم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں جب تک کہ تم اللہ تعالی کی وحدانیت پر ایمان نہ لے آؤ ۔

ہمارے اور تمہارے درمیان بغض وعداوت ودشمنی ظاہر ہو گئی ، لیکن ابراھیم علیہ السلام کی اپنے باپ سے اتنی بات تو ہوئی تھی کہ میں تمہارے لئے ضرور استغفار کروں گا اور تمہارے لئے مجھے اللہ تعالی کے سامنے کسی چیز کا کچھ بھی اختیار نہیں ہے ، اے ہمارے رب ہم تجھ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی لوٹنا ہے ۔

اے ہمارے رب تو ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال ، اور اے ہمارے رب ہماری خطاؤں اور غلطیوں کو معاف کر دے ، بیشک تو ہی غالب وحکمت والا ہے ، یقینا تمہارے لئے ان میں اچھا نمونہ (اور عمدہ پیروی ہے خاص کر) ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالی اور قیامت کے دن کی ملاقات کی امید رکھتا ہو ، اور اگر کوئی روگردانی کرے تو اللہ تعالی بالکل بے نیاز ہے اور تعریفات کے لائق ہے} الممتحنۃ (4–6)

توجب یہ دشمنی اورانفصال ثابت ہوچکا ہے ، اور پھر عداوت ودشمنی اور برات کا اظہار اور جوکچھ اس لوازمات ہیں مثلا اللہ تعالی کے دشمنوں سے جھاد وقتال کرنا ایک ایسا امر اور معاملہ ہے جس سے کوئ مفر نہیں اور نہ ہی اسے ترک کیا جاسکتا اوراس سے علیحدہ نہیں ہوا جاسکتا ۔

توجب اللہ تعالی کی یہ سنت اورطریقہ اوراس کی حکمت کا تقاضہ ہے کہ کچھ مومن اور کچھ کافر ہوں تواس بغض وعداوت اور دشمنی کا وجود ضروری ہے ، اور پھر بات یہ ہے کہ آپ اللہ تعالی کی سنت وطریقے کو بدلہ ہوا نہیں دیکھیں گے ۔

–پھر یہ کہ یھودی جوکہ ظالم اورغاصب–انھوں نے ظلم وستم زیادتی کی اورانکی خیانت اورزمانہ قدیم سے اور آج بھی ان کا دھوکہ وفریب اور شر وفساد معروف ہے–ہیں ان کے ساتھ مسلمان اور موحد لوگوں کا مل جل کر رہنا ممکن ہی نہیں بلکہ محال ہے ، جن کے آدمیوں کو یھودیوں نے قتل کیا اوران کے بیٹوں کو قید وبند کی صعوبتوں میں رکھا اوران کے گھروں کو منھدم کر کے ان کی زمین پر غصبانہ قبضہ کررکھا ہے ، اوران کی معیشت ورزق میں ان سے لڑرہے ہیں ، اور پھر ان غاصبوں نے ان مظلوم قیدیوں پر کیمیائ اوراشعائ تجربات کیۓ اوران کے جسم میں سے بعض کو نکال کر یھودی مریضوں کو لگادیۓ ، اس کے علاوہ وہ ظلم وستم جوکہ بیان نہیں کیا جاسکتا توان کے ساتھ کیسا رہا جاسکتا ہے ؟

–اس پر مستزاد یہ یھودی غدروفریب اورخیانت میں ید طولی رکھتے ہیں ، ان پر مطلقا کسی بھی طرح بھروسہ کیا ہی نہیں جاسکتا ۔

اوراس وقت ان کا جوسلوک ہے وہ مشاھدات اور دلائل سے واضح ہے توکیا کوئ ایسا معاہدہ یا اتفاق ہے جوہوا ہو اوران یھودیوں نے اس کی پاسداری کی اوراس پر عمل کیا ہو ؟

تو یہ سب کچھ اس مسلمان کے لۓ جوکہ اللہ تعالی کے ان فرامین کو جانتا ہو جوان کے متعلق کتاب عزیز مین کہیں گۓ ہیں کوئ نئ بات نہیں کہ ابھی ظاہر ہوئ ہو ۔

اللہ تبارک وتعالی نے یھودیوں کے متعلق فرمایا ہے جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

**{ یہ لوگ جب بھی کوئ عہد کرتے ہیں توان کی ایک نہ ایک جماعت اسے توڑدیتی ہے بلکہ ان میں سے اکثر ایمان سے ہی خالی ہیں }**.البقرۃ (100)

–پھر اگر مسلمان اس بات پر راضی بھی ہوجائیں کہ وہ یھودیوں کے ساتھ سلامتی سے رہیں گے توحکم اور سلطہ اور طاقت کس کی ہوگی ؟ کیونکہ اسلام کا یہ قاعدہ ہے کہ اسلام اوپر ہے اس کے اوپر کوئ نہیں آسکتا ، اور پھر مسلمانوں کے ملک میں اہل کتاب کے رہنے کی شرط یہ ہے کہ یھودی یا عیسائ اہل ذمہ کی شروط پر رہیں گہ اور وہ ذمی بن کر رہیں جس پر مسلمان ان کی حفاظت اور بچاؤ کریں گے ، اوران شرائط میں سے اہم شرط یہ ہے کہ کتابی اپنے کفر وشرک کو مسلمانوں کے ملک میں نہ توعملی اور نہ ہی قولی طور پراس کی تشھیر اورظاہرا کریں گے ۔

–اوراس لحاظ سے کہ مسلمان اور یھودی توایسی قومیں ہیں جوکہ ایک دوسرے سے دینی اور عقیدتا ایک دوسرے سے نفرت اورعداوت دشمنی رکھتے ہیں توان کا اکٹھے ہونا ناممکن بلکہ محال ہے ، الا یہ کہ ایک دوسرے کو قوت کے بل بوتے پر ختم کرکے رکھ دے ۔

بلکہ اس وقت یھودی تواس بات پر بھی راضی نہیں کہ مسلمان کوئ گڑبڑکۓ بغیر امن کے ساتھ وہاں رہیں ، تواسی لۓ وہ قوت کے زور پر مسلمانوں کی زمین چھین کراس پر یھودی بستیاں قائم کررہے ہیں ، اوروہ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کوکسی بھی طریقہ کے ساتھ فلسطین سے نکال باہر کیا جائے ، لھذا بہت سے فلسطینی ملک سے بھاگ کرپڑوسی ممالک میں پناہ گزین کیمپوں میں زندگی گزاررہے ہیں ۔

–اور آخر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اگر آج مسلمان کمزور اور ذلیل ہورہے ہیں–یہ کمزوری اور ذلت ان کا دین سے دور ہونے کی وجہ سے ہے–اور یہ کہ اس وقت وہ یھودیوں سے قتال نہیں کرسکتے اور فلسطین آزاد نہیں کرواکر فلسطین میں شریعت اسلامیہ کے احکام نافذ نہیں کرسکتے تواس کا یہ معنی اور مطلب نہیں کہ یہ سب کچھ ایسے ہی رہتی دنیا تک رہے گا ۔

ضرور بضرور ایک دن ایسا آئے گا اور یہ حالات پلٹا کھائیں گے اس کی دلیل یہ ہے کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ اپنے رب کی طرف سے وحی کے ساتھ بولتے ہیں اور اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہتے انہوں نے مستقبل کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا ہے :

(تم سے یھودی لڑیں گے تو تم ان پر غالب ہوجاؤ گے حتی کہ پتھر یہ کہے گا کہ اے مسلمان یہ میرے پیچھے یھودی چھپا ہوا ہے آؤ اور اسے قتل کرو) صحیح بخاری حدیث نمبر (2926) صحیح مسلم حدیث نمبر (2921)۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ مسلمان یھودیوں سے لڑکر انہیں قتل نہیں کرلیتے، حتی کہ یھودی درخت اور پتھر کے پیچھے چھپے گا تو پتھر یا درخت کہے گا اے مسلمان اے اللہ تعالی کے بندے یہ میرے پیچھے یھودی چھپا ہوا ہے آکر اسے قتل کر، صرف غرقد کا درخت نہیں کہے گا کیونکہ وہ یھودیوں کے درختوں میں سے ہے) صحیح مسلم (2922)

اے سائل ہم آپ کا اس بات پر شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ حقیقت جاننے میں رغبت رکھتے ہیں، اور یہ کہ آپ نے سوال میں جو ادب اختیار کیا ہے وہ قابل تحسین ہے ۔

تو ہم آپ کو اللہ تعالی کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں، اور اللہ تعالی ہی ہے جو کہ آپ کو نجات دے گا اور آپ کی دنیا اور موت کے بعد قبر میں، اور آخرت میں جس دن حساب و کتاب ہوگا حفاظت فرمائے گا ۔

اور اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو ہر خیر و بھلائی کو توفیق دے، آمین ۔

واللہ تعالی اعلم .